بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۔ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۴۶

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم یکشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۲۸۴	۱۶ فتح ۱۳۴۶ ہش ۔ ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ ۔ ۱۶ دسمبر ۱۹۶۷ء	جلد ۵۶/۲۱

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۱۵ دسمبر ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

— اس سال سردی غیر معمولی پڑ رہی ہے۔ ربوہ میں بہت سی غریب اور آپ کی توجہ کی محتاج مستورات اور بچیاں ہیں۔ جن کو رضائیوں گرم کپڑوں، سویٹروں کی ضرورت ہے۔ صاحب استطاعت خواتین پرانے لحاف، سویٹر، بچوں کے گرم کپڑے جتنی جلدی بھجوا سکیں بھجوا دیں۔ یا جلسہ سالانہ پر لیتی آئیں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

— مغربی پاکستان کے تمام انسپکٹران تحریک جدید کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ ۲۹ رمضان المبارک کو دفتر میں حاضر ہو جائیں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے حالیہ دورۂ یورپ میں وانڈز ورتھ ہال (انگلستان) میں جو تقریر انگریزی زبان میں فرمائی تھی اس کا اردو ترجمہ نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے شائع ہو چکا ہے۔ اس کی کتابت اور طباعت بہترین ہے کاغذ بھی بہت عمدہ ہے قیمت ۵ روپے سینکڑہ۔ جماعتوں کو جس قدر ضرورت ہو۔ نظارت ہذا سے منگوالیں۔ محصولڈاک اس قیمت کے علاوہ ہوگا۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ جنوری ۱۹۶۸ء بروز جمعرات جمعہ ہفتہ بمقام ربوہ منعقد ہوگا احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس بابرکت جلسہ میں شامل ہوں

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تہذیب کے اصول اخلاص، صدق اور توحید ہیں

یہ اصول سوائے اسلام کے اور کسی مذہب میں نہیں مل سکتے

صنعت و حرفت میں دسترس حاصل کرنے، سیر و سیاحت میں قوم کے افراد کے مشغول رہنے، لنڈن ہو آنے وغیرہ کو آجکل تہذیب کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اور جب کسی قوم میں یہ باتیں ہوں تو اسے ایک مہذب قوم کہتے ہیں۔ یہ ذکر ایک صاحب نے حضرت اقدسؑ کی مجلس میں کیا۔ اس پر آپ نے فرمایا۔

"جس قوم میں راستی کا پیار نہیں، اعمال میں للّٰہیت نہیں، اور ریاکاری اور خود پسندی ان کا شیوہ ہے اسے مہذب نہیں کہہ سکتے۔ تہذیب کے اصول اخلاص، صدق اور توحید ہیں۔ وہ سوائے اسلام کے اور کسی دوسرے مذہب میں نہیں مل سکتے۔ عیسائیوں کو اخلاص کا بڑا ناز ہے۔ مگر ان کی جو بات دیکھو اسی میں گناہ ہے کوئی عمل ہو اس میں ریاکاری ضرور ہے۔ حالانکہ خلق وہ ہے جو للّٰہ ہو۔ خدا تعالیٰ کی عظمت، اس پر ایمان اور نوع انسان کی خدمت، یہ باتیں خلق کی ہیں۔ لیکن یہاں خدا کی جگہ تو ایک یسوع نامی کو دے دی گئی ہے اور مخلوق کے ساتھ جو معاملہ ہے وہ ظاہر ہے۔ بات یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ کو شناخت ہی نہیں کیا تو اس پر نظر رکھ کر کسی کی خدمت کیا کر سکتے ہیں؟ خُلق کا برتاؤ بہت مشکل ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ ہر ایک قوت کو برمحل برتا جاوے اور خدا سے ڈر کر وہ اپنی حد پر رہیں لیکن ایمان کے سوا یہ باتیں حاصل نہیں ہوتیں۔ ثواب اس کو ملا کرتا ہے جو خدا تعالیٰ سے ڈر کر گناہ کو چھوڑتا ہے یا اس کو راضی کرنے کی محنت برداشت کر کے ایک نیکی کو کرتا ہے۔ اور جب تک یہ نیت نہیں ہوتی تب تک ہرگز ثواب نہیں ملتا۔ اگرچہ وہ کام بذات خود نیک ہی ہو۔ ہندو لوگ بتوں کی خاطر کیا کیا کرتے ہیں کتنی محنتیں اٹھاتے ہیں مگر سب کی سب رائیگاں جاتی ہیں۔"

(البدر یکم جولائی ۱۹۰۴ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

رمضان کے روزوں اور عبادات کا بڑا گہرا تعلق دعا اور قبولیت کے ساتھ ہے

ربوہ کے احباب کا یہ فرض ہے

کہ وہ

جلسہ سالانہ کے مہمانوں کے لئے اپنے گھروں کے کچھ حصے مرکزی انتظام کے ماتحت وقف کریں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز — فرمودہ ۸ر دسمبر ۱۹۶۷ء

(مرتبہ:۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج صیغہ زود نویسی)

تشہد۔ تعوذ۔ سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور پُرنور نے

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ○ (البقرہ آیت ۱۸۷)

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ○ (الانفال آیت ۷۵)

کی بھی تلاوت فرمائی پھر فرمایا:۔

رمضان کے مہینے کا اور

رمضان کے روزوں اور عبادات کا بڑا گہرا تعلق

دعا اور قبولیت دعا کے ساتھ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اسی لئے یہ فرمایا ہے کہ روزہ میرے لئے رکھا جاتا ہے اور مَیں خود اس کی جزا ہوں گا" اور وہ خود ہی اس کی جزا بن جاتا ہے۔ اُسے اپنا قرب عطا کرتا ہے اور اپنے پیار اور محبت کا سلوک اس سے کرتا ہے۔ اور پیار اور محبت کے سلوک میں بڑا ہی پیارا سلوک قبولیت دعا کا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ سے پہلے یہ فرمایا تھا کہ قرآن میں ہدایت بھی ہے حکمت بھی ہے نور بھی ہے۔ ہر زمانہ میں ہر مہینہ میں ان

قرآنی برکات کے حصول کی کوشش

کرتے رہا کرو۔ لیکن رمضان میں آسمانی رحمتوں کا نزول دوسرے مہینوں کی نسبت کچھ زیادہ ہی ہوتا ہے اور قبولیت جو انسان کو حاصل ہو سکتی ہے وہ بھی اس مہینہ میں زیادہ حاصل ہو سکتی ہے۔ اور اس کے آخر میں فرمایا تھا کہ تم اللہ تعالےٰ کی کبریائی کو کثرت سے بیان کرو اور اس کے شکر کی طرف متوجہ ہو اور "شکر" میں اور "کبریائی" میں دعا اور قبولیت دُعا کی طرف اشارہ تھا۔ جسے اس آیت میں کھول کر بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اگر میرے بندے یہ سوال کریں کہ اللہ کا قُرب کیسے حاصل ہو سکتا ہے تو انہیں میری طرف سے کہو کہ مَیں تو قریب ہوں اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ رمضان کے روزوں اور دوسری عبادتوں کے نتیجہ میں مَیں اور بھی قریب ہو گیا ہوں اور میرے قرب پر یہ بات شاہد ہے کہ دعا کرنے والے کی دعا کو میں قبول کرتا ہوں۔ لیکن دعا کو اپنی شرائط کے ساتھ کرنا چاہیئے۔ اور

دعا کی جو شرائط اسلام نے بتائی ہیں

اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن پر بڑی وضاحت سے روشنی ڈالی ہے وہ ساری کی ساری ان دو لفظوں میں آجاتی ہیں کہ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ۔ اللہ تعالےٰ نے یہاں یہ فرمایا ہے۔ کہ میں تمہاری دعا کو قبول کرونگا۔ لیکن بنیادی طور پر دو شرطیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ تم میرا حکم ماننے والے ہو کوئی ایسی دعا نہ ہو جو میرے اوامر و نواہی کے خلاف ہو۔ مثلاً اللہ تعالےٰ حکم یہ دے کہ ہمسائے سے حسن سلوک کرو اور ہمسایہ بغض اور حسد سے یہ دعا کر رہا ہو۔ کہ خدا اس کو تباہ کرے۔ اس کے بچوں کو مار دے۔ اس کے رزق میں بے برکتی ڈال تو ایسی دعا اللہ تعالےٰ کے حکم کے خلاف ہوگی اور ردّ کر دی جائے گی اور قبول نہیں کی جائیگی۔

تو اللہ تعالےٰ نے یہاں یہ فرمایا کہ میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔ اگر تم دعا کی شرط کو مدّ نظر رکھو اور

پہلی شرط یہ ہے

کہ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ کہ میرے حکم کو وہ مانیں۔ جو بھی احکام اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں دیئے ہیں اور جن کی وضاحت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے

اسوہ میں اور پھر آپؐ کے ارشادات میں پائی جاتی ہے۔ اور جس پر بڑی سیر کن بحث حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب اور اپنی تحریروں اور تقریروں میں کی ہے۔ ان احکام کو مدِّنظر رکھتے ہوئے جو دعا قبول کی جائے گی وہ دعا کی ایک شرط کو پورا کر رہی ہوگی۔ اور اگر باقی شرائط بھی پوری ہوں تو پھر وہ دعا قبول ہو جائے گی۔

دوسری اصولی شرط یہ ہے کہ وَلْيُؤْمِنُوا بِي میری ذات اور میری صفات پر کامل ایمان رکھتے ہوں۔ اگر کسی شخص کے دل میں یہ خیال ہو مثلاً کہ میرا بچہ اس قدر بیمار ہو چکا ہے کہ اللہ بھی اس کو شفا نہیں دے سکتا تو اس کی دعا کیسے قبول ہوگی اس صورت میں اس کی دعا تو سطحی اور محض زبان کے الفاظ ہوں گے جن کے اندر کوئی حقیقت جن کے اندر کوئی روح نہیں پائی جاتی۔

جو شخص یہ چاہتا ہے

کہ اس کا محبوب اور پیارا رب اس کی دعا کو قبول کرے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس حکم کو سامنے رکھے کہ وَلْيُؤْمِنُوا بِي کہ میری ذات اور میری صفات پر کامل ایمان رکھنے کے بعد جو دعا تم کروگے وہ مَیں قبول کروں گا۔ مثلاً مجھے قادرِ مطلق سمجھوگے صرف میری طرف جھک رہے ہوگے۔ اگر ایک شخص اللہ تعالےٰ کو رزاق نہیں سمجھتا اور رشوت پر توکل رکھتا ہے تو اس کی یہ دعا کہ اے خدا میرے مال میں برکت ڈال قبول نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وَلْيُؤْمِنُوا بِي کے خلاف ہے ہر دو اصولی شرائط کے خلاف ہے۔ خدا تعالےٰ کی حکم عدولی بھی کی گئی ہے اور اللہ تعالےٰ کو حقیقی معنی میں رزاق بھی نہیں سمجھا گیا۔ جس شخص پر اللہ تعالیٰ کی صفت "الرزاق" کا جلوہ ہو جاتا ہے وہ ہر قسم کے مالِ حرام سے پرہیز کرنے کی انتہائی کوشش کرتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ میری ساری ضرورتوں کو پورا کرنے والا میرا رب ہے۔

تو یہ

دو بنیادی شرائط

ہیں جو دو حکموں میں یہاں اللہ تعالےٰ نے بڑے لطیف پیرایہ میں بیان کر دی ہیں کہ اگر ان شرائط کے ساتھ دعا کی جائے گی تو قبول کی جائے گی اور اس سے دو باتیں ثابت ہوں گی۔

ایک یہ کہ اللہ تعالےٰ بندے کے قریب ہے۔ رات کی تنہائی اور خاموشی میں ہم دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالےٰ اپنے فضل اور مہربانی سے ان دعاؤں کو قبول کر لیتا ہے۔

دوسرے یہ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے اس بندے کو اسلام پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی برکت کے طفیل اپنا قرب عطا کیا ہے۔ کیونکہ قرب دونوں طرف کا ہوتا ہے نا؟ تو جس چیز سے جس علامت سے یہ ظاہر ہوگا کہ اللہ تعالےٰ اس بندے کے قریب ہے۔ وہی بات یہ بھی بتا رہی ہوگی کہ وہ بندہ بھی خدا کے فضل سے اللہ تعالےٰ کے قریب ہو گیا ہے۔ یہاں جو لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ (تا کہ تم ہدایت کے صحیح مقام پر قائم ہو جاؤ) اور "فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي" فرمایا ان کی تشریح اور تفسیر اللہ تعالےٰ نے سورۃ انفال کی پچھترویں آیت میں کی ہے جو مَیں نے ابھی دوستوں کو سنائی ہے وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا وہاں یعنی فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي

وَلْيُؤْمِنُوا بِي" میں یہ بتایا تھا کہ مجھ پر ایمان لائیں۔ یہاں اس آیت میں یہ بتایا ہے کہ حقیقی ایمان لانے والے کون ہوتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے

حقیقی مومن کی علامتوں میں سے ایک علامت

تو آمَنُوا عام ایمان کی بیان کی ہے۔ ایمان کے اصل معنی زبان اور دل کے اقرار اور تصدیق کے ہیں نیز جوارح کی تصدیق یعنی عمل بھی اس دعویٰ کے مطابق ہوں۔ تب حقیقی ایمان بنتا ہے۔ ایک منہ کا ایمان ہے لوگ عام طور پر کہہ دیتے ہیں کہ جی ہم ایمان لائے۔ صرف زبانی دعوےٰ ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ جو لوگ ایمان کا دعوےٰ کرتے ہیں وَهَاجَرُوا اور ان تمام باتوں سے رُکے رہتے ہیں جن سے اللہ تعالےٰ روکتا ہے۔ وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اور وہ تمام کام کرتے ہیں جن کا اللہ تعالےٰ حکم دیتا ہے کہ کرو۔ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا اور اپنے بھائیوں کے ساتھ مل کر اسلامی معاشرہ کو وہ قائم کرتے ہیں اور وہ جو خدا تعالےٰ کے احکام کی بجا آوری میں اپنے گھروں کو چھوڑتے ہیں۔ یہ لوگ ان کو اپنے گھروں میں جگہ دیتے ہیں۔ وَنَصَرُوا اور ہر طرح ان کی مدد کرتے ہیں تو یہ سچے مومن ہیں۔ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا۔

تو سچے مومن کی پانچ نشانیاں یہاں بیان کی گئی ہیں۔ ایمان کے معنی یہاں یہ ہیں کہ وہ لوگ جو یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ ان کا تمام وجود ایک ایسی چیز ہے جو خدا تعالےٰ کی شناخت اور اس کی اطاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ یہ ایمان ہے جو اللہ تعالےٰ ہم سے چاہتا ہے۔ یعنی ہم اس اعتقاد اور یقین پر قائم ہوں کہ حقیقی وجود اللہ تعالےٰ کا ہے اور اللہ تعالےٰ نے انسان کو اور مجھے بطور انسان کے اس لئے بنایا ہے کہ مَیں اپنا وجود اس کی راہ میں کھو دوں اور اپنے ارادوں کو چھوڑ کر اس کے ارادوں اور اس کی رضا کو قبول کر لوں اور اس کی معرفت حاصل کر کے اس کے قرب کی راہوں پر چلنے کی کوشش کروں اور میرے دل میں سوائے اس پاک ذات کی محبت کے کسی اَور کی محبت باقی نہ رہے۔

یہ کامل ایمان ہے جس کی طرف وَالَّذِينَ آمَنُوا میں آمَنُوا کا لفظ اشارہ کر رہا ہے۔

اور دراصل اس کی دو کیفیتوں کو زیادہ وضاحت کے ساتھ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا میں بیان کیا گیا ہے۔ هَاجَرُوا میں اس طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ انسان کی نفسانیت پر موت وارد ہو جائے اور اس کی اپنی کوئی خواہش یا اپنا کوئی ارادہ باقی نہ رہے اور وہ کُلّی طور پر اس چیز سے پرہیز کرنے والا ہو جس سے اللہ تعالےٰ روکتا ہے۔ پس نفسِ امّارہ کے تمام حکموں کو ٹھکرا دینے والا اور اللہ تعالےٰ کے سب حکموں کی پابندی کرنے والا اور تمام حکموں کو ماننے والا ہی پکا مومن ہوتا ہے اور سچے مومنوں کی علامتوں میں سے ایک یہ ہے کہ جَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اللہ تعالےٰ کی راہ میں وہ لوگ لگا دیتے ہیں اور اپنی ہر ایک قوت اور خداداد توفیق سے وہ حقیقی نیکیوں کو بجا لاتے ہیں۔ اور باطنی اور ظاہری قویٰ سارے کے سارے خدا کے لئے اور اس کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں۔ تو غیر اللہ کی ہر بات ماننے سے انکار اور اللہ تعالےٰ کے ہر حکم پر اپنا سب کچھ قربان کر دینا اس طرف هَاجَرُوا اور جَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

میں اشارہ کیا گیا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حقیقی مومن کی علامت یہ ہے کہ اَلَّذِیْنَ اٰوَوْا وہ

ایک دوسرے کی مدد کرنیوالے ہیں

اور اپنے گھروں کے دروازے اپنے بھائیوں کے لئے کھولنے والے ہیں۔ ایک تو وہ لوگ تھے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے سب کچھ اپنے شہروں میں چھوڑ دیا (زیادہ تر مکّہ میں) اور مدینہ کی طرف وہ ہجرت کر گئے ان مومنوں کو مدینہ میں رہنے والے انصار نے پناہ دی۔ اور اپنے گھر میں ان کو ٹھہرایا۔ اور وہ یہاں تک تیار تھے کہ اگر خدا کا یہی منشا ہو کہ ہم اپنا سب کچھ نصف نصف کر کے نصف اپنے مہاجر بھائیوں کو دیدیں تو ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں۔ یہاں تک کہ اگر اللہ تعالیٰ کو یہی پسند ہو کہ اگر ہماری دو بیویاں ہیں تو ہم ایک کو طلاق دے دیں اور اپنے بھائی سے یہ خواہش رکھیں کہ وہ اس بیوی سے عدت گزرنے پر شادی کر لے تو یہ بات بھی ہم کرنے کے لئے تیار ہیں۔

لیکن صرف اِس حد تک اس لفظ کے معنے کو محدود نہیں کیا جا سکتا بلکہ جب بھی ایک مسلمان بھائی کو ضرورت پڑے تو ہمارا یہ فرض ہے کہ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا پر عمل کرنے والے ہوں۔ یعنی جب بھی ایک مسلمان خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے گھر سے نکلے اور کسی دوسرے مقام تک پہنچے تو اس دوسرے مقام پر رہنے والوں کا یہ فرض ہے کہ وہ ان کو اپنے مکانوں میں رہائش کے لئے جگہ دیں۔ جیسا کہ

اَب جلسہ سالانہ آرہا ہے

جلسہ سالانہ پر باہر سے آنے والے سردی کی شدت برداشت کرتے ہوئے اور اپنے بچوں کو اور بیویوں کو انتہائی جسمانی تکلیف میں ڈالتے ہوئے ربوہ میں پہنچتے ہیں۔ ربوہ میں آنے کی غرض یا مرکزِ سلسلہ میں پہنچنے کا مقصد یہ تو نہیں ہے کہ یہاں وہ دنیا کمانا چاہتے ہیں وہ محض خدا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اور قرآن کریم کے احکام کو سننے کے لئے اور اپنے بھائیوں سے ملنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے جو فضل سال کے دَوران جماعت پر ہوتے رہے ہیں ان کو دیکھنے اور ان کا حال سننے کے لئے آتے ہیں وہ صرف اس لئے آتے ہیں اور صرف اس لئے یہ تکالیف برداشت کرتے ہیں کہ وہ یقین رکھتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو جلسہ پر بُلایا تو وہ آواز آپ کی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی وہ آواز تھی۔ اسی لئے دوست بڑی کثرت سے آتے ہیں۔ ظاہری طور پر بڑا دُکھ اُٹھا کے اور بڑی قربانی دے کر آتے ہیں اور ہر قسم کی کوفت اور تکلیف یہاں برداشت کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں لیکن ہم انہیں جو سہولت اور آرام پہنچا سکیں وہ تو ہمیں پہنچانا چاہیئے (ربوہ کے رہنے والوں کو) اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا کے ماتحت!!!

مَیں کئی سال افسر جلسہ سالانہ کی خدمت بھی بجا لاتا رہا ہوں۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ لکھ پتی جن کی اپنے شہروں میں بڑی بڑی کوٹھیاں خدا کے فضل سے بنی ہوئی ہیں یہاں ان کو سارے خاندان کے لئے میاں بیوی اور بچوں کے لئے ایک چھوٹا سا کمرہ یا ایک غسل خانہ ہی جس میں پرالی پڑی ہوئی ہو مل جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کا بڑا شکر بجا لاتے ہیں۔ پس ربوہ والوں کا یہ فرض ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے ان

مہمانوں کے لئے اپنے گھروں کے کچھ حصے وقف کریں

اور جلسہ سالانہ کے انتظام میں انہیں دیدیں۔ یہ بھی ان کا فرض ہے کہ جب وہ اپنے مکان کا ایک کمرہ یا دو کمرے وقف کر چکیں تو پھر وقت پر دینے سے انکار نہ کریں کیونکہ اس سے بہت زیادہ تکلیف اور پریشانی ہوتی ہے ہمارے مہمان کو بھی اور منتظمین جلسہ کو بھی۔ منتظم مطمئن ہوتے ہیں کہ ہم نے فلاں بھائی کے خاندان کے لئے انتظام کر دیا ہے۔ وہ مطمئن ہوتا ہے کہ میرے لئے جگہ کا انتظام ہے لیکن جب وہ ربوہ پہنچتے ہیں تو گھر والے کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے فلاں واقف آ گئے تھے جن کا پہلے پتہ نہیں تھا وہ کمرہ یا کمرے جو آپ کو دئے ہوئے تھے وہ تو ہم نے اپنے رشتہ دار یا دوست کو دیدئے یا واقف کو دیدئے۔ بچارے کو انتہائی کوفت اور پریشانی اٹھانی پڑتی ہے اور آپ گنہگار ہوتے ہیں۔ وعدہ کرتے ہیں اور پورا نہیں کرتے اور اپنے بھائیوں کی پریشانی کا باعث بنتے ہیں ایک حقیقی مومن کی جو علامت اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بیان کی ہے کہ

وہ اپنے گھروں میں جگہ دیتے ہیں

(اپنے ضرورت مند بھائیوں کو) اسکی خلاف ورزی کر رہے ہوتے ہیں اور اپنے اس فعل سے اس بات پر مہر لگا رہے ہوتے ہیں کہ آپ اس حد تک حقیقی مومن نہیں۔ (اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے آپ ہمیشہ محفوظ رہیں۔ ہر دم دعا بھی اور کوشش بھی ہونی چاہیئے کہ ہم کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے ہم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو مول لینے والے ہوں)

جلسہ قریب آ رہا ہے اور اس کے انتظام شروع ہو چکے ہیں۔ مَیں اپنے دوستوں سے یہ امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے ان بھائیوں کے لئے جو خدا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے محض دین کی خاطر اور خدا تعالیٰ کی باتیں سُننے کے لئے یہاں آتے ہیں اپنے مکانوں کا ایک حصہ وقف کریں اور انتظام جلسہ کے سپرد کریں تا کہ وہ انتظام کے ماتحت استعمال کئے جا سکیں۔ اس سے آپ اپنے گھروں کو دراصل مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر کا ایک حصہ بنا لیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا کہ وَسِّعْ مَكَانَكَ تو اس میں صرف آپ ہی مخاطب نہیں بلکہ ہر وہ شخص جو آپ کی سُنّت پر عمل کرنے والا اور اللہ تعالیٰ کے منشاء کو سمجھنے والا اور اس منشاء کے مطابق اپنے گھر میں وسعت پیدا کرنے والا ہے وہ بھی اس کا مخاطب ہے۔

تو اگر آپ جلسہ کے موقع پر یا دوسرے موقعوں پر جب جماعت کو مکانوں کی ضرورت پڑتی ہے اپنے مکان وقتی طور پر سلسلہ کے لئے دیں تو مالی لحاظ سے تو آپ کو کوئی نقصان نہیں لیکن بے انتہاء ثواب آپ کما رہے ہوتے ہیں اور ان تمام برکتوں کے وارث بن رہے ہوتے ہیں جن برکتوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا نے کہا کہ مَیں تیرے گھر پر نازل کروں گا۔ کیونکہ اس طرح آپ کا گھر بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر کا ایک حصہ بن جاتا ہے۔ تو زیادہ سے زیادہ مکان یا ان کے حصے جلسہ سالانہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کے لئے پیش کریں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتی عمارتیں بھی ہر سال کچھ نہ کچھ بڑھتی ہی رہتی ہیں لیکن

خدا تعالیٰ کا بڑا فضل ہے

کہ ہر سال ہی مکانیت میں زیادتی اور وسعت پیدا ہو جانے کے باوجود "مکان" تنگ ہو جاتا ہے اور مہمان زیادہ ہوتے ہیں۔ یہ تو ہوتا ہی رہے گا تا کہ یہاں کے رہنے والے بھی اور آنے والے بھی مکان کی تنگی کے نتیجہ میں ہمیشہ ثواب حاصل کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ اپنی پوری شان کے ساتھ پورا ہوتا رہے۔

پس ہم اپنے رب سے امید رکھتے ہیں کہ جلسہ پر پچھلے سال سے زیادہ مہمان آئیں گے۔ اور ہمیں زیادہ مکانیت کی ضرورت پڑے گی اس ضرورت کو ایک حد تک تو وسیع تر ہوتی ہوئی جماعتی تعمیروں سے پورا کیا جاسکتا ہے۔ لیکن ایک حد تک بہرحال یہاں کے مکینوں نے اپنے مکان خالی کرکے اس ضرورت کو پورا کرنا ہے۔ اس ضرورت کو پورا کرنا ہے دنیا کمانے کے لئے نہیں بلکہ خدا کے لئے تنگی برداشت کرکے خدا کے رحم کو جذب کرنے اور اس کے فضل کے حصول کی امید پر اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رحمت اور فضل سے نوازے۔ خدا اور اس کے دین کے لئے اور اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے یہاں آنے والوں کے لئے اپنے مکانوں کے کچھ حصے نظام سلسلہ کو پیش کریں۔

تو اللہ تعالیٰ یہاں فرماتا ہے کہ مومن اپنے گھروں میں اپنے بھائیوں کو جگہ دیتے ہیں۔ نیز دوسری ہر قسم کی مدد ان کی کرتے ہیں ایک جان ہوتے ہیں تو اس آیت میں بیان کردہ حقیقی مومن کی علامات میں سے کچھ علامتیں تو وہ ہیں جو زیادہ تر اس کے نفس سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور بعض وہ ہیں جو زیادہ تر اس کے معاشرہ سے اور اجتماعی زندگی سے تعلق رکھتی ہیں گو ہر علامت میں ہر دو پہلو پائے جاتے ہیں۔ لیکن بعض میں بعض پہلو نمایاں ہیں۔ بعض میں دوسرے پہلو نمایاں ہیں۔

"ایمان" اور "ہجرت" اور "جہاد"

کا بڑا تعلق اس فرد واحد سے ہے جو ایمان لایا اور جس نے ہجرت کی۔ اور جہاد کا حق ادا کیا۔ اور اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْا میں اجتماعی معاشرہ کی طرف یعنی اسلامی معاشرہ جس چیز کا مطالبہ ایک مومن سے کرتا ہے اس کی طرف اشارہ ہے اور ہر قسم کی مدد کرتے ہیں۔ یہاں تک اپنے گھر سے بھی نکلنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ یہ بھی بڑی قربانی ہے

یہ تو ٹھیک ہے کہ اپنے مکان کا ایک حصہ دینے والا بہت کچھ دکھ اٹھاتا ہے۔ لیکن یہ بھی تو ٹھیک ہے کہ اس کے بدلہ میں جو چیز اللہ تعالیٰ ہمیں دیتا ہے وہ اس دکھ کے مقابلہ میں بہت ہی زیادہ ہے۔ تو اتنی تھوڑی سی تکلیف اٹھا کے تھوڑی سی مدد کرکے اپنے بھائی کی اگر ہم اللہ تعالیٰ کا پیار اور اس کی نصرت حاصل کرلیں۔ تو یہ کوئی مہنگا سودا نہیں بڑا ہی سستا سودا ہے۔ پس اس نیکی کی طرف توجہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر رنگ میں آپ کا ممد اور معاون اور مددگار اور ناصر ہو۔ اور اپنے فضلوں اور رحمتوں سے ہمیشہ آپ کو نوازتا رہے۔ اور اس مبارک اجتماع پر

اللہ تعالیٰ کی بے حد اور بے شمار برکتیں

نازل ہوں۔ اور ان بے حد اور بے شمار برکتوں میں ہم جو ربوہ کے مکین ہیں اور ہمارے وہ بھائی جو باہر سے آئیں برابر کے شریک ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے پیار سے اور اس کی رحمت اور برکت سے اپنی جھولیاں بھر لیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں

حقیقی مومن بنائے

حقیقی احمدی بنائے۔

انگلستان میں تبلیغ اسلام

تبلیغی تقاریر اور وسیع پیمانے پر لٹریچر کی اشاعت

چند سال قبل انگلستان میں جماعت احمدیہ کی تعداد بہت تھوڑی تھی لیکن اب دنیا کے مختلف حصوں سے بہت سے احمدی احباب کی آمد کی وجہ سے انگلستان میں جماعت احمدیہ کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲ ہزار کے لگ بھگ ہے۔ اس دوران میں کئی افراد کے قبول اسلام کی وجہ سے بھی جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اضافہ ہو رہا ہے۔ انگلستان میں مبلغین کو دو نہج سے کام کرنا پڑتا ہے۔ ایک تو ملکی احباب تک ابلاغ اسلام۔ دوسرے احمدی احباب جو سارے انگلستان میں پھیلے ہوئے ہیں کی تنظیم اور ان کی تربیت و اصلاح کا فریضہ۔ یورپ میں تبلیغ کا ایک مؤثر ترین ذریعہ لٹریچر کی اشاعت ہے۔ تبلیغ کا ایک اور مؤثر ذریعہ اس ملک کے ماحول کے لحاظ سے سوسائٹیز۔ کلبز۔ سکولوں اور کالجوں میں تقاریر کا ہے۔ یہاں پر ہزاروں کی تعداد میں کلبز اور سوسائٹیز ہیں۔ ان سے رابطہ قائم کرکے اسلام پر تقاریر کی جاتی ہیں۔

تبلیغی خطابات

عرصہ زیر رپورٹ میں حسب ذیل کلبز اور سوسائٹیز سے رابطہ قائم کرکے مکرم امام صاحب مسجد لندن نے تقاریر کیں۔

۱۔ روٹری کلب ومبلڈن مورخہ ۳۰ جون ۱۹۶۷ء

۲۔ ساؤتھ لیوشم ینگ وِوز ایسوسی ایشن ۱۶ جون ۱۹۶۷ء

لیوشم ینگ وِوز ایسوسی ایشن نے اسلام میں بہت دلچسپی لی۔ متعدد سوالات پوچھے اور بعد میں ۳۵ افراد پر مشتمل ایک وفد مشن ہاؤس میں بھجوایا۔

۳۔ روٹری کلب آف برائٹن ۱۲ جون ۱۹۶۷ء۔ یہ مقام لندن سے ۶۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ خوبصورت ساحلی جگہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بھی یہاں تشریف لے گئے تھے۔ حضور رضی اللہ عنہ کی خواہش تھی کہ وہاں تبلیغ کے لئے جدوجہد کی جائے۔ اس خواہش کی تعمیل میں امام صاحب مسجد لندن سنہ ۶۱ء، سنہ ۶۲ء اور سنہ ۶۳ء متواتر ہر ہفتہ وہاں تقاریر کا اہتمام فرماتے رہے۔ اس کے نتیجہ میں وہاں چار افراد داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔

۴۔ روٹری کلب آف ایشر ([illegible]) ۵ رجولائی

۵۔ " " " ۲۷ راپریل

۶۔ ومبلڈن گرلز سکول ۱۹ ستمبر

۷۔ روٹری کلب ایسٹ برائٹن ۲۱ ستمبر

۸۔ روٹری کلب آف برجس ہل (Burgess Hill) ۹ اپریل

۹۔ مے فیلڈ گرلز سکول ۱۸ اپریل

۱۰۔ روٹری کلب آف چیم (Cheam، ۱۶)

مکرم عبدالعزیز دین صاحب نے بھی عرصہ زیر رپورٹ میں دو بار روٹری کلب میں تقریر کی۔ نیز آپ ہر ہفتہ ایک گرلز سکول میں اسلام سے متعلق تقاریر کرتے رہے۔

اشاعت لٹریچر

خدا تعالیٰ کے فضل سے اشاعت لٹریچر میں بھی نمایاں کام کرنے کی توفیق ملی۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل لٹریچر شائع کیا گیا۔

(۱) A Message of Peace and word of warning

پچاس ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ یہ پمفلٹ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تقریر پر مشتمل ہے جو حضور نے لندن میں وانڈز ورتھ ٹاؤن ہال میں مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۶۷ء کو فرمائی۔ اس پر شوکت خطاب میں حضور نے اقوام عالم کو دعوت اسلام دی ہے۔

(۲) "Islam & Human Rights" مصنفہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب

یہ کتاب ۱۴۶ صفحات پر مشتمل ہے لکھائی چھپائی نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب ہے۔ اس کتاب میں بنیادی انسانی حقوق پر بحث کرتے ہوئے انسانی آزادی اور حقوق سے متعلق بوضاحت اسلامی نقطہ نظر پیش کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ۱۵۰۰ کی تعداد میں شائع کی گئی ہے۔ (باقی)

(لئیق احمد طاہر نائب امام مسجد لندن)

قرآنی حقائق

جبر ہمیشہ مخالفینِ حق کا شیوہ رہا ہے

جبر کے طریق کو اختیار کرنا ہمیشہ مخالفینِ حق کا شیوہ رہا ہے اہلِ حق نے ہمیشہ دلائل و براہین سے اپنے موقف کو منوایا ہے مگر اہلِ زیغ نے ہر زمانے میں دلائل کی بجائے قوت سے اپنی بات منوانی چاہی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب اپنی قوم کے سامنے اللہ تعالیٰ کی ہستی کے دلائل پیش کئے اور بتوں کی کمزوریاں بیان کیں تو بجائے اس کے کہ مخالفین آپ کے دلائل کا جواب دیتے انہوں نے کہا

حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ

(سورۂ انبیاء ۶۹)

یعنی مخالفین نے غصے میں آ کر کہا کہ اس شخص کو جلا دو اور اس طرح اپنے معبودوں کی مدد کرو۔ اس سے صاف واضح ہے کہ دورِ ابراہیمی میں بھی دین کے لئے جبر و اکراہ مخالفینِ حق کا وطیرہ تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کو اپنی بات منوانے کے لئے کسی قسم کی زبردستی نہیں کی۔

دوم:۔ پھر حضرت لُوط علیہ السلام کے زمانے پر غور فرمائیے آپ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے مخلوق کی ہدایت کے لئے تشریف لائے تو آپ نے اپنی قوم سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو میں اللہ کا ایک رسول ہوں میری اطاعت میں آپکی بھلائی ہو گی۔ جن برائیوں میں تم گرفتار ہو ان سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ حضرت لُوط علیہ السلام نے کمال دانشمندی کے ساتھ ان کے سامنے اپنی صداقت کے دلائل پیش کئے اُن دلائل کا حضرت لُوط علیہ السلام کو یہ جواب دیا گیا۔

لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ

انہوں نے کہا اے لوط اگر تُو باز نہ آیا تو تجھے ملک بدر کیا جائے گا۔ گویا طاقت کے نشہ میں آپ کی قوم نے یہ دھمکی دی کہ اگر تم اصلاح و ارشاد کے کاموں سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں ملک سے نکال باہر کریں گے۔ اب آپ دیکھ سکتے ہیں کہ جبر کا طریق لُوط علیہ السلام کے زمانہ میں بھی مخالفینِ حق نے ہی اختیار کیا ہے نہ کہ اہلِ حق نے۔

سوم:۔ اس کے بعد حضرت صالح علیہ السلام کے حالات کو دیکھئے آپ کو جب ثمود قوم کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ نے مُرسل بنا کر بھیجا آپ نے انہیں فرمایا کہ مَیں اللہ کی طرف سے تمہاری طرف پیغامبر ہو کر آیا ہوں آپ کو چاہیئے کہ آپ سب اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں۔ اپنے گناہوں سے توبہ اختیار کریں اور کثرت کے ساتھ استغفار کریں۔ اُن کے پاس صالح علیہ السلام کی ان پاکیزہ باتوں کا کیا جواب ہو سکتا تھا۔ انہوں نے کہا:۔

تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ (نمل ۵۰)

یعنی تم سب اس پر اللہ کی قسم کھاؤ کہ ہم اس کے اور اس کے گھر والوں پر رات کے وقت حملہ کریں گے پھر جو بھی اس کے خون کا مطالبہ کرنے آئے گا ہم اس سے کہیں گے کہ ہم نے اس کے اہل کی ہلاکت کے واقعہ کو نہیں دیکھا اور ہم سچے ہیں۔

گویا صالح علیہ السلام کے دلائلِ صداقت کا جواب یہ ہے کہ رات کو شبخون مار کر اُن کا کام تمام کر دیا جائے۔ چنانچہ کبر و نخوت کے باعث انہوں نے حضرت صالح ایسے بے نفس انسان کی سواری کی کونچیں کاٹ دیں اور اپنے ظلم کو انتہاء تک پہنچا دیا۔

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ۔ (اعراف ۷۸)

صاف ثابت ہے کہ صالح علیہ السلام کے دور میں سختی کرنا مخالفینِ حق ہی کا شیوہ تھا۔

چہارم:۔ اب ہم شعیب علیہ السلام کے زمانہ پر نظر کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بھی مخالفینِ حق نے وہی طریق اختیار کیا جو پہلے انبیاء کے زمانہ میں تھا حضرت شعیب علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مدین کی طرف رسول بنا کر بھیجا آپ نے انہیں فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو حقوق العباد کو صحیح طور پر ادا کرو۔ کسی کا حق نہ مارو۔ مومن بندوں کو راستوں میں بیٹھ کر تنگ نہ کیا کرو اور کسی قسم کا فساد نہ کرو۔ ایسی دلکش اور صلح پسند تعلیم کا جواب کیا دیا گیا۔

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ۔ (اعراف ۸۹)

شعیب علیہ السلام کی قوم میں سے جو لوگ متکبر ہوئے تھے اُن میں سے بڑے لوگوں نے کہا اے شعیب ہم تجھ کو اور ان کو جو تجھ پر ایمان لائے ہیں اپنی بستی سے نکال دیں گے یا پھر تم ہمارے مذہب میں لوٹ آؤ گے اس پر اس نے کہا کہ اگر ہم ناپسند بھی کریں تب بھی نکال دو گے۔

اب آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ کس طرح ہر زمانہ میں مخالفینِ حق اللہ تعالیٰ کے برگزیدوں کے ساتھ سلوک کرتے رہے ہیں یعنی طاقت کے بل بوتے پر اپنی بات منوانا چاہتے ہیں۔

پنجم:۔ اس کے بعد موسوی دور آتا ہے موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرعون کی طرف رسول بنا کر بھیجا آپ نے اپنی صداقت کے دلائل و براہین کے علاوہ محیّر العقول معجزات بھی دکھائے جن سے ایک راستی پسند انسان کو ہرگز انکار نہیں ہو سکتا۔ مگر آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا فرعونِ مصر کہتا ہے

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ (مومن ۲۷)

اور فرعون نے کہا مجھے چھوڑ دو تا میں موسیٰ کو قتل کر دوں اور چاہیئے کہ وہ اپنے رب کو پکارے۔ نیز آپ کے پیروکاروں کے بارے میں انہوں نے کہا

اُقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ

(مومن ۲۵)

کہ جو لوگ موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے ہیں ان کے بیٹوں کو ہلاک کر دو۔ اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھو۔

موسیٰ علیہ السلام اور آپ کے متبعین کی پیشکردہ براہین اور معجزات کا جواب یہ دیا گیا کہ سب کو قتل کر کے ٹھکانے لگا دو۔ یہ ظلم و ستم فرعون کی طرف سے جو مخالفِ حق تھا کیوں روا رکھا گیا اس لئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دلائل کا جواب اس کے پاس نہ تھا۔ اور جس کے پاس جواب نہ ہو وہ اسی قسم کے ہتھکنڈے سچا ہونے کے لئے استعمال کیا کرتا ہے۔ حالانکہ یہ طریق خود اس کے باطل پر ہونے کی دلیل ہؤا کرتا ہے۔

ششم:۔ اسی طرح حضرت ایوب علیہ السلام کو آپ کے زمانہ کے نابکار لوگوں نے ناحق ستایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ۔ (ص ۴۲)

اور ہمارے بندے ایوب کو یاد کر جب اس نے اپنے رب کو یہ کہتے ہوئے پکارا کہ مجھے ایک کافر دشمن نے بڑی سخت تکلیف اور عذاب پہنچایا ہے۔ حالانکہ ایوب علیہ السلام کا کوئی قصور نہ تھا آپ نے اس پر کوئی زیادتی نہ کی تھی صرف وہ پیغام پہنچایا تھا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا تھا۔ اس کے جواب سے عاجز آ کر شیطان طبع لوگوں نے آپ کا عرصۂ حیات تنگ کر دیا۔ بالآخر ایوب علیہ السلام ایسے صابر انسان کو وہ بستی چھوڑنی پڑی۔ دورِ ایوبی میں بھی یہ بات وضاحت سے ثابت ہوتی ہے کہ جبر و اکراہ مخالفین نے ہی اختیار کیا تھا۔

(مرزا محمد سلیم اختر مربی سلسلہ احمدیہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے

کہ

وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

رمضان المبارک اور اس کی برکات و فیوض

قرآن کریم ہماری زندگی میں تعمیری انقلاب چاہتا ہے

اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے چوتھا رکن روزہ ہے۔ تاریخ اسلام کی ورق گردانی سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے قریش کے ناقابل برداشت مظالم کے پیش نظر جب مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی تو اس تاریخی ہجرت کے دوسرے سال ماہ شعبان میں ہر بالغ مسلمان پر روزے فرض کئے گئے۔ بشرطیکہ وہ مسافر یا بیمار نہ ہو۔ چنانچہ قرآن کریم میں روزہ کی فرضیت کے بارے میں مندرجہ ذیل نص وارد ہوئی ہے :-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝

(سورہ البقرہ ۱۸۴ تا ۱۸۶)

ترجمہ :- اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر بھی روزوں کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم (روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو۔ تم متقی بن جاؤ۔ سو تم روزے رکھو چند گنتی کے دن۔ اور تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اسے اور دنوں میں تعداد پوری کرنی ہوگی۔ اور ان لوگوں پر جو روزہ رمضان کی طاقت رکھتے ہوں ایک مسکین کا کھانا دینا (بطور فدیہ رمضان بھی) واجب ہے اور جو شخص پوری فرمانبرداری سے کوئی نیک کام کرے گا تو یہ اس کے لئے بہتر ہوگا۔ اور اگر تم علم رکھتے ہو تو سمجھ سکتے ہو کہ تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس کے بارے میں قرآن کریم نازل کیا گیا ہے۔ وہ قرآن جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے۔ ایسے دلائل جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی قرآن میں الٰہی نشان بھی ہیں۔ اس لئے تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو اس حال میں دیکھے کہ نہ مریض ہو نہ مسافر اسے چاہیئے کہ اس ماہ کے روزے رکھے اور جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اسے اور دنوں میں تعداد پوری کرنی واجب ہوگی اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے آسانی چاہی ہے۔ تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور یہ حکم اس نے اس لئے دیا ہے کہ تم تنگی میں نہ پڑو اور تاکہ تم تعداد کو پورا کر لو۔ اور اس پر اللہ کی بڑائی کرو کہ اس نے تم کو ہدایت دی ہے۔ اور تاکہ تم اس کے شکر گزار بنو۔"

یہ وہ عظیم الشان قرآنی نص ہے جس کے ذریعہ امت مسلمہ پر روزے فرض کئے گئے ہیں۔

عصر حاضر میں الحاد دہریت اور ذہنی آوارگی کا عام انتشار ہے۔ خدا تعالیٰ نے آیات بالا میں امت مسلمہ پر روزے فرض کر کے فرزندان اسلام پر عظیم الشان احسان فرمایا ہے۔ ہاں ایسا احسان جو سراسر ہمارے لئے برکت، رحمت اور نفع ہے۔ ہماری جملہ اخلاقی، اقتصادی اور عائلی کمزوریوں، قباحتوں اور بیماریوں کا علاج اور تریاق ہے روزہ اپنے احکام کی رو سے بعض پابندیوں کے ساتھ دراصل ایک اجتماعی فرض کو لئے ہوئے ہے اور ملت اسلامیہ کے ہر فرزند پر فرض ہے کہ وہ احکام خداوندی اور ارشادات رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر پورا ایک ماہ روزے رکھے ۔۔۔ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ اسلامی روزہ کے نظام کے عملی اور اجتماعی نتائج بڑے حیرت انگیز اور خوش کن ہیں۔ روزے ہمارے انفرادی اور قومی زندگی کے ہر گوشہ میں مشعل اور قندیل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ روزوں کے احکام پر عمل کرتے ہوئے قوم میں انقلابی روح پیدا کی جاسکتی ہے یہی وہ انقلاب ہے جس کا تقاضا قرآن کریم ہم سے کرتا ہے۔ چنانچہ اس قسم کے تعمیری انقلاب کا ذکر قرآن کریم میں یوں کیا گیا ہے :-

إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

یعنی اللہ تعالیٰ کسی قوم کے حالات کو اسی صورت میں بدلتا ہے جب کہ وہ لوگ خود اپنے اندر تبدیلی پیدا کر لیں۔

آج کی تہذیب جو فیشن اور ملمع سازی کو لئے ہوئے یورپ اور امریکہ سے
آئی ہے ہمارے اسلاف اس سے کوسوں دور تھے

یہ سب کچھ فریب اور بے حیائی ہے مغربی تہذیب کے
دلدادگان اس کو آزادی کے نام سے موسوم کرتے ہیں لیکن اسلامی معاشرہ
میں یہ بربادی اور تخریب کا حکم رکھتی ہے ؎

تجھے تہذیب حاضر نے عطا کی ہے وہ آزادی
جو ظاہر میں تو آزادی ہے باطن میں ہے عیّاری

(شیخ نذیر احمد منیر)

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا قبولِ اسلام

حمزہؓ آنحضرت صلعم کے حقیقی چچا تھے اور ان کو آنحضرت صلعم سے بہت محبت تھی لیکن ابھی تک مشرک تھے۔ ان کا یہ معمول تھا کہ ہر روز صبح سویرے تیر کمان لے کر باہر نکل جاتے تھے اور سارا دن شکار کھیلتے رہتے شام کو واپس آکر پہلے خانہ کعبہ کا طواف کرتے اور پھر قریش کی ان مجلسوں میں دورہ لگاتے جو وہ صحن کعبہ میں دو دو چار چار کی ٹولیوں میں جا کر بیٹھا کرتے تھے۔ اور یہاں سے فارغ ہونے کے بعد گھر جاتے تھے۔ ایک دن حمزہ اسی طرح شکار سے واپس آئے تو ایک خادمہ نے ان سے کہا "کیا آپ نے سنا کہ ابھی ابھی ابوالحکم (یعنی ابوجہل) آپ کے بھتیجے کو سخت برا بھلا کہا گیا ہے اور بہت گندی گندی گالیاں دی ہیں۔ مگر محمد نے سامنے سے کچھ جواب نہیں دیا۔ یہ سن کر حمزہ کی آنکھوں میں خون اتر آیا اور خاندانی غیرت جوش زن ہوئی فوراً کعبہ کی طرف گئے اور پہلے طواف کیا۔ طواف کرنے کے بعد اس مجلس کی طرف بڑھے جس میں ابوجہل بیٹھا تھا۔ اور جاتے ہی بڑے زور کے ساتھ ابوجہل کے سر پر اپنی کمان ماری اور کہا میں سنتا ہوں کہ تو نے محمد کو گالیاں دی ہیں۔ سُن! میں بھی محمد کے دین پر ہوں اور میں بھی وہی کہتا ہوں جو وہ کہتا ہے پس اگر تجھ میں کچھ ہمت ہے تو میرے سامنے بول"۔ ابوجہل کے ساتھی ابوجہل کی حمایت میں اٹھے اور قریب تھا کہ لڑائی ہو جاتی مگر ابوجہل حمزہ کی دلیری اور جرأت کو دیکھ کر مرعوب ہو گیا اور اس نے اپنے ساتھیوں کو یہ کہہ کر روک دیا کہ حمزہ حق بجانب ہے واقعی مجھ سے زیادتی ہو گئی تھی۔ اور اس طرح معاملہ رفع دفع ہو گیا۔

حمزہ نے جوش میں یہ الفاظ کہہ بیٹھے تھے کہ میں بھی محمد کے دین پر ہوں" لیکن جب گھر آئے اور غصہ کم ہوا تو کچھ گھبرائے اور سوچنے لگے کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔ آخر دل نے یہی فیصلہ کیا کہ اب شرک کو چھوڑ دینا ہی بہتر ہے چنانچہ آنحضرت صلعم کے پاس آئے اور کلمہ پڑھ کر اسلام میں داخل ہو گئے۔ یہ بعثت نبوی کے چھٹے سال کا واقعہ ہے جب کہ آنحضرت صلعم ابھی دار ارقم میں ہی مقیم تھے حضرت حمزہ نے مسلمان ہونے کی خوشی میں یا دیے ہی اپنے اخلاص کے جوش میں مگر بہرحال اسی دن جس دن حمزہ مسلمان ہوئے حضرت ابوبکر نے صحن کعبہ میں برملا توحید کا اعلان کیا اس وقت آنحضرت صلعم اور بعض دوسرے مسلمان بھی وہاں موجود تھے قریش نے حضرت ابوبکر کی اس جسارت کو دیکھا تو جوش میں آکر ان پر ٹوٹ پڑے اور اس بے دردی سے مارا کہ لکھا ہے کہ جب ان کے قبیلہ کے لوگ انہیں اٹھا کر ان کے گھر لے گئے تو وہ بالکل بیہوش تھے اور ضربات کی وجہ سے ان کا ناک مونہہ ایک ہو رہا تھا جب انہیں ہوش آیا تو ان کا پہلا سوال یہ تھا کہ آنحضرت صلعم کا کیا حال ہے اور جب تک آپ کی خیریت کی خبر نہیں سنی حضرت ابوبکر کو چین نہیں آیا" (سیرۃ خاتم النبیینؐ ص ۲۰۵، ۲۰۶)

مستشرقین کے اعتراضات کا جواب

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات

قرآن کریم کی سورۃ البقرہ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ۔

ترجمہ:۔ اور وہ لوگ جو (خدا کی حکمتوں) کا علم نہیں رکھتے کہتے ہیں کہ اللہ کیوں ہم سے براہ راست بات نہیں کرتا یا کیوں ہمارے پاس کوئی نشان نہیں آتا۔

بعض عیسائی مستشرقین نے اس آیت سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ چونکہ کفار کہا کرتے تھے کہ حضرت محمد رسول اللہ علیہ وسلم نے کوئی نشان نہیں دکھایا اس لئے معلوم ہوا کہ حضور کو کوئی معجزہ نہیں دیا گیا۔

اس کے جواب میں یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر کفار کی طرف سے آیات کا مطالبہ کرنے سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ نعوذ باللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی نشان انہیں نہیں دکھلایا تھا تو پھر یہی اعتراض حضرت مسیح علیہ السلام پر بھی پڑتا ہے اور ان کے متعلق بھی یہ کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے کوئی معجزہ نہیں دکھایا چنانچہ متی باب ۱۲ آیت ۳۸-۳۹ میں لکھا ہے:۔

"تب بعض فقیہوں اور فریسیوں نے جواب میں کہا کہ اے استاد ہم تجھ سے ایک نشان دیکھنا چاہتے ہیں اس نے انہیں جواب دیا اور کہا کہ اس زمانہ کے بد اور حرام کار لوگ نشان ڈھونڈتے ہیں پر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان انہیں دکھایا نہ جائے گا"۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب آپ نے یہود کو یہ جواب دیا تھا کم از کم اس وقت تک آپ نے کوئی معجزہ نہ دکھایا تھا اور پھر اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ بقیہ عمر میں بھی آپ نے کوئی معجزہ نہ دکھایا کیونکہ یونس نبی سے مماثلت کا نشان تو وہ ہے جو ان کی موت کے وقت ظاہر ہونا تھا اور بقول عیسائیوں کے وہ بھی ظاہر نہ ہوا کیونکہ یونس نبی کو مچھلی نے نگلا مگر وہ زندہ رہے مگر حضرت مسیح نے صلیب پر ہی جان دے دی حقیقت یہ ہے کہ یہ تو کہا جا سکتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو معجزات دکھائے کفار نے انہیں معجزہ نہ سمجھا مگر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ قرآن کریم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا منکر ہے قرآن کریم تو صاف فرماتا ہے کہ:۔

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ

کہ ہم نے تجھ پر یقیناً کھلے کھلے نشانات نازل کئے ہیں۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

مسئلہ کفارہ اور انجیل

دلیل اوّل۔ فرض کیجئے انجیل میں مسیح کی زبانی مسئلہ کفارہ کی تائید میں کوئی آیت ہو بھی تو بھی ضروری تھا کہ اس کی حکمت بیان کی جاتی کہ کفارہ کو ماننا کیوں ضروری ہے اور اس کے روحانی تاثرات وغیرہ بیان کئے جاتے۔ مگر انجیل میں کچھ بھی نہیں بیان کیا گیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"لازم اور ضروری ہوگا کہ جو دعویٰ کریں وہ دعوےٰ اس الہامی کتاب کے حوالہ سے کیا جاتے جو الہامی قرار دی گئی ہے اور وہ دلیل بھی ایسی کتاب کے حوالہ سے ہو کیونکہ یہ بات بالکل سچی اور کامل کتاب کی شان سے بعید ہے کہ اس کی وکالت اپنے تمام ساختہ پرداختہ سے کوئی دوسرا شخص کرے اور وہ کتاب بکلی خاموش اور ساکت ہو"۔ (جنگ مقدس)

دلیل دوم:۔ فرض کر لیں انجیل میں مسیح کی زبانی کفارہ کی تعلیم دی گئی ہے اور معقول دلیل دینے کی کوئی کوشش بھی کی گئی ہے مگر سوال ہے کہ انجیل کی گواہی کس طرح قابل قبول ہو سکتی ہے جبکہ انجیل الہامی کتاب نہیں نہ ہی الہامی کتاب ہونے کا دعویٰ کرتی ہے نہ ہی اپنے مضامین کے اعتبار سے الہامی ہو سکتی ہے مزید برآں وہ انسانی دست و برد سے بھی محفوظ نہیں رہی اور ان کے مصنفین کے متعلق معلوم نہیں کہ وہ کون تھے اور کون نہیں نہ عیسائیوں کے پاس اس کا قطعی ثبوت ہے کہ یہ چار اناجیل اصلی ہیں اور باقی اناجیل جعلی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ایک اور اعتراض متی وغیرہ انجیلوں میں ہے جو تم نے بار بار پیش کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ان تحریرات کا الہامی ہونا ہرگز ثابت نہیں کیونکہ ان کے لکھنے والوں نے کسی جگہ یہ دعوےٰ نہیں کیا کہ یہ کتابیں الہام سے لکھی گئی ہیں بلکہ بعض نے ان میں سے صاف اقرار بھی کر دیا ہے کہ یہ محض انسانی تالیف ہیں سچ ہے کہ قرآن شریف میں ہرگز یہ نہیں ہے کہ کوئی الہام متی یا یوحنا کو بھی ہوا ہو۔ اور وہ الہام انجیل کہلاتا ہے۔ اسلئے مسلمان کسی طرح ان کتابوں کو خدا تعالےٰ کی کتابیں تسلیم نہیں کر سکتے ان ہی انجیلوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح خدا تعالےٰ سے الہام پاتے تھے اور اپنے الہامات کا نام انجیل رکھتے تھے۔ پس عیسائیوں پر لازم ہے کہ وہ انجیل پیش کریں تعجب ہے کہ یہ لوگ اس کا نام بھی نہیں لیتے۔ پس یہی وجہ ہے کہ اس کو یہ لوگ کھو بیٹھے ہیں"۔

(کتاب البریہ صفحہ ۵۲)

(نصیر احمد ربوہ)

زعمائے اعلیٰ و ناظمین اضلاع انصار اللہ

مجلس انصار کا مالی سال ۳۱ر دسمبر کو ختم ہو رہا ہے تمام زعماء اعلیٰ اور ناظمین اضلاع کو ان کی متعلقہ مجالس کی مالی حالت کا نقشہ بھجوا دیا گیا ہے۔ ان سب سے اس بات کی توقع رکھنے میں مرکز حق بجانب ہے کہ وہ پوری توجہ اور پوری کوشش سے بقایا جات وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ تاکہ بجٹ پورا ہو سکے۔ جزاکم اللہ خیراً

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

جلسہ پر آنے والے دوستوں کیلئے ضروری ہدایات

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

خداوند تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ جلسہ سالانہ کے ایام قریب سے قریب تر آتے جا رہے ہیں۔ جلسہ میں شمولیت کے لئے جہاں ہزاروں ہزار افراد جماعت آتے ہیں۔ وہاں بعض شرپسند اور ناپسندیدہ افراد کے آنے کا بھی احتمال ہوتا ہے۔ احباب جماعت کو اپنے فائدے کے لئے درج ذیل ہدایات پر عمل کرنا چاہیئے۔

۱۔ جملہ جماعتوں کے احباب کوشش کر کے اکٹھے سفر کریں تاکہ سفر میں بھی سہولت رہے۔ اور جماعت کے ساتھ جو برکت ہوتی ہے۔ اس سے بھی مستفیض ہوں۔

۲۔ اپنے ہمراہ صرف وہی سامان لائیں جو موسم کے لحاظ سے ضروری ہو۔ غیر ضروری سامان کپڑے یا زیورات نہ لائیں

۳۔ اپنے جملہ سامان پر نام اور مکمل پتہ (جہاں سے روانہ ہوں اور جہاں ٹھہرنا ہو) کے لیبل گوند یا لیٹی سے چسپاں کر دیں۔

۴۔ گاڑی میں چڑھتے اور اترتے وقت عجلت سے کام نہ لیں۔ مکمل حوصلہ۔ صبر اور سکون سے اپنا سامان گاڑی میں رکھیں نیز یہ بھی خیال رہے کہ راستے میں اپنے سامان سے غفلت نہ برتیں۔

۵۔ بچوں کو زیورات نہ پہنائیں۔ بلکہ مصنوعی زیورات کے استعمال سے بھی اجتناب کریں۔

۶۔ اپنے بچوں کی جملہ وقت نگہداشت رکھیں۔ اور چھوٹے بچوں کو گم ہونے سے بچانے کے لئے بچہ کا نام معہ ولدیت اور پورا پتہ لکھ کر یا تو بچہ کی جیب میں ڈال دیں یا پھر اس کے بازو پر باندھ دیں۔

۷۔ آپ جب ریلوے اسٹیشن یا بس کے اڈے پر گاڑی سے اتریں تو اپنا سامان قلی کو حوالہ کرنے سے پہلے قلی کا نمبر دیکھ لیں۔ اور کسی ایسے قلی کو سامان نہ دیں جس کے پاس کوئی نمبر نہ ہو۔ اپنے سامان کی اچھی طرح پڑتال کرنے کے بعد اسٹیشن یا اڈہ سے روانہ ہوں اور راستے میں بھی قلی پر نگاہ رکھیں۔ اگر کسی قسم کی دقت پیش آئے تو فوراً استقبال کے عملے کو اطلاع دیں۔

۸۔ جہاں کہیں بھی آپ کا قیام ہو۔ جلسہ میں جانے سے قبل اپنے سامان کی حفاظت کا مکمل بندوبست کر کے جائیں۔ نیز قیام گاہوں کے منتظمین کو بھی اپنی آمد و رفت سے باخبر رکھیں۔

۹۔ ہجوم میں جلد بازی عام طور پر نقصان کا باعث ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے جلسہ گاہ سے نکلتے وقت اسٹیشن پر بسوں کے اڈہ پر یا جہاں کہیں بھیڑ ہو۔ پوری تسلی اطمینان اور وقار سے کام لیں۔ ایسے موقعہ پر جیب کتروں سے بھی ہشیار رہیں۔

۱۰۔ اپنی جیب سے تمام روپیہ عام لوگوں کے سامنے نہ نکالیں۔ نہ ہی اپنے بٹوے کو ایسی جگہ پر لاپرواہی سے کھولیں جہاں عام نگاہیں آپ کے بٹوے کی رقم کا جائزہ لے سکیں۔

۱۱۔ مستورات کو چاہیئے کہ سفر و حضر میں پردہ کا خاص طور پر اہتمام کریں

۱۲۔ دوران قیام ربوہ پہاڑیوں پر چڑھنے سے اجتناب کریں کیونکہ اس سے حادثہ کا امکان ہو سکتا ہے۔

۱۳۔ اگر کوئی شخص بدمزاجی سے پیش آئے۔ یا کوئی لڑائی جھگڑا کرے تو آپ اس سے اعراض کریں۔ یا بالموعظۃ الحسنہ کے مطابق اسے حکمت و دانائی سے باز رکھنے کی کوشش کریں۔ اور نرمی و محبت سے اسے سمجھائیں۔

۱۴۔ سفر کے دوران متواتر استغفار۔ درود شریف اور مسنون دعائیں پڑھتے رہیں۔ جلسہ کی کامیابی۔ پاکستان کی فتح و کامرانی اور اسلام کی ترقی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

۱۵۔ جلسہ کے منتظمین سے تعاون کا خاص خیال رکھیں جو آپ کی سہولت اور آرام کے لئے شب و روز کوشاں ہوں گے۔

۱۶۔ جلسہ کے ایام میں اپنا وقت جلسہ گاہ میں گذاریں۔ تقاریر کے دوران بازار اور دکانوں میں نہ بیٹھیں۔

نہایت اہم اور ضروری لٹریچر

ہمارے پاس رعایتی قیمت پر دینے کے لئے مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے جماعتوں کو جس کتاب کی ضرورت ہو طلب فرمالیں۔ محصولڈاک اس رعایتی قیمت کے علاوہ ہوگا

نمبر	نام کتاب	روپے - پیسے
۱	اسلامی اصول کی فلاسفی	۱ - ۵۰
۲	قرآنی انوار، خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) ایڈیشن اول نیوز پیپر	۱ - ۲۵
۳	" " (" " " ") سفید ولائتی کاغذ	۸۸ - ۰
۴	امن کا پیغام " " " " " ") کے حالیہ دورہ انگلستان کی انگریزی تقریر کا اردو ترجمہ	۲۵ - ۰
۵	الحجۃ البالغہ (وفات مسیح علیہ السلام) مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ	۶۲ - ۰
۶	چار تقریریں (متعلقہ بعثت حضرت مسیح موعود علیہ السلام) " " "	۲ - ۰۰
۷	تبلیغ ہدایت " " "	۲ - ۲۵
۸	مقام خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم	۱ - ۵۰
۹	شان مسیح موعود متعلق غیر مبائع	۰ - ۵۰
۱۰	حافظ کمیر پوری کے وساوس کا ازالہ	۰ - ۵۰
۱۱	بشارات ربانیہ	۰ - ۱۲
۱۲	مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء "	۱ - ۵۰
۱۳	" " " ۱۹۶۲ء	۲ - ۰۰
۱۴	احمدیہ تحریک پر تبصرہ	۱ - ۵۰
۱۵	نبوت و خلافت کے متعلق اہل پیغام اور جماعت احمدیہ کا موقف	۰ - ۵۰

(ناظر اصلاح وارشاد)

زیورات کیلئے ہمیشہ ہماری خدمات حاصل کریں۔ میاں عبدالسلام عبدالمنان ناصر پاک جیولرز ربوہ گولبازار

حبوب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کی کامیاب اور مشہور دوا مکمل کورس پندرہ روپے ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ ٹیلیفون نمبر ۲۴

شیطان کے منہ پر چپت

ہر مامور ربانی کے وقت شیاطین الانس والجن الکفر ملۃ واحدۃ کے مطابق مقابلہ میں متحدہ محاذ بنا لیتے ہیں اور پھر زخرف القول کے ذریعہ ایک دوسرے کی تقویت کرتے رہتے ہیں جیسا کہ موجودہ زمانہ میں بعض یاوہ گو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر انگریز کا آلۂ کار ہونے کا بکواس کرتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ایسی شیطانی یاوہ گوئی کا رد کرشمہ قدرت دکھلا کر دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے انگریزوں کے مشرکانہ عقیدہ کو قبر مسیح کا ثبوت دے کر تحت الثریٰ میں پہنچا دیا اللہ تعالیٰ نے آپ کی تائید میں ایسے تاریخی انکشافات فرماتا رہتا ہے جس سے معاندین سلسلہ مبہوت ہوتے رہتے ہیں اور ان کے بہتانات ھباءً منثورا ہو جاتے ہیں۔ ہمارے زمانہ میں مکتوب یروشلم اور مقدس کفن دو ایسے نادر زمانہ اور اعجوبہ روزگار تاریخی ثبوت ہیں جس سے معاندین فبھت الذی کفر کا مصداق ہو گئے جلسہ سالانہ پر دونوں تحفے حاصل کر کے اپنے ایمان میں مضبوطی اور علم میں معتدبہ اضافہ فرمائیں۔

ملنے کا پتہ

افضل جنرل سٹور قریشی محمد اکمل گولبازار ربوہ شریف

خریداران الفضل نوٹ فرمالیں

احباب سے گذارش ہے کہ مندرجہ ذیل باتیں اچھی طرح نوٹ فرما لیں :-

۱- قیمت اخبار ختم ہونے پر بعض احباب کو بذریعہ کارڈ اطلاع دی جاتی ہے۔ اگر احباب باوجود اطلاع کے قیمت نہیں بھجوائیں گے تو دفتر ہذا وی پی کرنے پر مجبور ہوگا جس کے واپس آنے پر اخبار بند کر دی جاتی ہے۔

۲- بعض احباب ہر ماہ قیمت بھجواتے ہیں۔ ان کے لئے لازمی ہے کہ وہ دس تاریخ تک ضرور قیمت بھجوا دیں۔

۳- جب احباب قیمت بھجوا دیں تو کارڈ کے ذریعہ ضرور اطلاع دیں تا پرچہ بند ہو تو جاری کر دیا جائے۔

۴- بعض احباب نیا پرچہ یا پرانا پرچہ جاری کروانا چاہتے ہیں۔ لیکن نیا یا پرانا کے لفظ کا ذکر مدرست چھوڑ دیتے ہیں جس سے تعمیل کرنے میں تاخیر ہوتی ہے۔

۵- خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ یہ نمبر آپ کے پتہ کی چٹ پر درج ہوتا ہے۔ بلا چٹ نمبر جواب میں تاخیر ہو سکتی ہے۔

(مینیجر)

—— بجلی کا سامان تیار کرنے والی واحد فرم ——

جے پی آئی

خاص کوالٹی وو پن پلگ سفید پورسلین

جمیل پلاسٹک انڈسٹریز سرگودہا

الفضل

میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

سرمہ خورشید

ایک لاجواب اور عجوبہ روزگار سرمہ آنکھوں کی ہٹیلی امراض، ککرے، موتیا، جالا، پھولا کیلئے مفید ہے۔

نظر کو طاقت دیتا اور پانی روکتا ہے

فی شیشی ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۸

۷۰ فی صدی کمیشن

آفتابی سلاجیت، ریشیا حکماء (وید اطباء) نے اس کی بہت تعریف کی ہے۔ ہڈیوں کی سل۔ وجع المفاصل، درد کمر میں خاص پر مفید ہے غذائی اجزاء سے بھرپور عورتوں مردوں کو یکساں مفید ہے خالص معیاری مال ہم سے خریدیں۔ خوراک ۳ ماشہ ہمراہ دودھ صبح و شام قیمت ۲ تولہ ۱۰ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

پتہ:- مینیجر جڑی بوٹی سلاجیت مانسہرہ گروسی روڈ ضلع ہزارہ

قوم کا نصرت آرٹ پریس

آپ کی ضرورت کے لئے لیٹر پیڈ اور کیش میمو وغیرہ کی نہایت عمدہ طباعت کرتا ہے۔ جماعت کے مخلصین ہمیشہ دور دور سے آرڈر بھجواتے رہتے ہیں۔ احباب کی ضرورت کے لئے الیس اللہ بکاف عبدہٗ کے الفاظ چھاپ کر نصرت رائٹنگ پیڈ بھی تیار کئے ہوئے ہیں لہذا ہمیشہ یہی پیڈ استعمال فرمائیں نیز اپنے ناموں کے پیڈ بھی ہم سے چھپوائیں۔ شکریہ۔ مزید معلومات کے لئے بذریعہ کارڈ یاد فرمائیں۔

مینیجر نصرت آرٹ پریس گولبازار۔ ربوہ

درخواست دعا

عزیزم جمیل احمد صاحب جاوید کی اہلیہ صاحبہ بحرین میں بچی کی پیدائش کے بعد سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ بچی بھی سخت کمزور اور بیمار ہے۔

احباب جماعت سے ہر دو کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

خاکسار ماسٹر محمد مولاداد دارالیمن۔ ربوہ

دوائی فضل الٰہی

جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں اسکے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ بار بار تجربہ میں آچکی ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ حمل کے پہلے مہینہ سے شروع کی جائے

قیمت مکمل کورس -/۱۶

دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ ضلع جھنگ

ضروری اعلان

قیادت ضلع سرگودہا کے تحت مورخہ ۱۵ دسمبر تا ۲۲ دسمبر ۶۷ء ہفتہ تحریک جدید منایا جائے گا تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ضلع سرگودہا سے درخواست ہے کہ وہ اس ہفتہ کو پورے اہتمام سے منائیں۔ اور اپنی مجالس کے ایسے خدام کو جو ابھی تک تحریک جدید میں شامل نہیں ہوئے ان سے دفتر سوم میں وعدہ جات لے کر محترم وکیل المال صاحب تحریک جدید ربوہ کو جلد از جلد بھجوائیں۔ کوشش فرمائیں کہ ہر خادم اس تحریک میں شامل ہو جائے

قائد ضلع سرگودہا

لائلپور میں اپنی نوعیت کی واحد دکان

جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ پردہ کلاتھ۔ سیٹ بنز۔ فرش دریاں کھیس تولیے، جانماز، لٹھوک اور پوچرن مل سکتے ہیں۔

وسیم ٹیلسپٹری ہاؤس چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائلپور

زودجام :- جس طریقے سے ہم تیار کرتے ہیں طاقت کے لئے چوٹی کی دوا بنتی ہے ۱م گولی ۵۰-۱۲ روپے

کبیر الشفا صدری۔ نزلہ زکام خواہ کتنا پرانا ہو ضیق اور دمہ کیلئے بھی نہایت فائدہ مند ہے ۵۰-۲ ایک ماہ کیلئے

احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول ربوہ

حب اٹھرا رجسٹرڈ مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوائی تولہ -/۲ روپے مکمل کورس گیارہ تولے ۲۰ روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

بہترین مال ○ شیخ جنرل سٹور بالمقابل انجمن محمود کمیٹی بازار ربوہ ○ بارعایت دام

نور کاجل کی شہرت اور قبولیت

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی فرماتی ہیں:۔
"میں خود اور میرے بہت سے عزیز نور کاجل تیار کردہ خورشید دواخانہ ربوہ استعمال کرتے ہیں بہت مفید اور ٹھنڈا کاجل ہے بلکہ میں تو پاکستان اور انڈیا بھی اپنے عزیزوں کو تحفۃً یہی کاجل بھجواتی ہوں۔ بچوں کے لئے بھی بہت مفید پایا ہے"
قیمت سوا روپیہ،

تیار کردہ:۔
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

سرمہ نور والوں کا
نورانی کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ قیمت ایک روپیہ ۲۵ پیسے

قادیان کا مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ
سرمہ نور رجسٹرڈ
اطباء ڈاکٹروں اور امراء نے بکارِ آنکھوں کی گر... اور لکھوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے ہمیشہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ فی تولہ ۲/ روپے

طاقت کی دوائی
کمزور نوجوانوں کا دوبارہ زندگی بخش علاج۔ مکمل کورس۔ ۳۰ روپے

اکسیر اٹھرا
بچے ضائع ہو جاتے ہوں۔ پیدا ہو کر مر جاتے ہوں اس کا استعمال از حد مفید ہے مکمل کورس / ۱۸ روپے

ادویہ ملنے کا پتہ شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار کیل پڑتل چیل کافی تعداد میں موجود ہے ضرورتمند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں،
گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۵ منٹو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون نمبر ۶۲۶۱۸

رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ
کے
نئے ماڈل کے چولہے
بلحاظ اپنی خوبصورتی مضبوطی تیل کی بچت اور افراط حرارت دنیا بھر میں بے مثال ہیں
اپنے شہر کے ہر بڑے ڈیلر سے طلب فرماویں

حضرت قاضی اکمل صاحب رضی اللہ عنہ کی دلگداز اور پرتاثیر نظموں کا مجموعہ
نغمۂ اکمل

جو آپ نے ۱۹۰۶ء سے ۱۹۶۶ء تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عشق میں کہیں پہلی دفعہ یکجا کر دی گئی ہیں جہاں یہ کتاب پرانے احمدی احباب کے لئے سلسلہ کی روایات اور رفقاء کی یاد کو تازہ کرنے کا باعث ہوگی۔ وہاں احمدی نوجوان اور بچوں کو اپنے بزرگوں کے عقائد اور تاریخ سے روشناس کرانے کا موجب ہوگی۔ ہر نظم کسی نہ کسی واقعہ اور موقعہ سے تعلق رکھتی ہے۔ ہر احمدی گھرانے میں اس کا موجود ہونا ضروری ہے۔
کاغذ نفیس۔ کتابت و طباعت دیدہ زیب۔ سرورق آرٹ قیمت۔۔۔ ۷ روپے حجم ۵۳۵ صفحات۔ جلسہ سالانہ پر کتب فروش صاحبان سے مل سکے گی۔
کاپی ریزرو کرنے کے لئے لکھیں۔
جنید ہاشمی مکتبہ یادگار اکمل ربوہ

عوام میں مقبول مرکبات

تریاق معدہ:۔ معدہ اور پیٹ کی تمام بیماریوں کیلئے مفید دوا۔ قیمت دو روپیہ
اکسیر پائیوریا:۔ پائیوریا کا شافی علاج، قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے
مفید منجن:۔ دانتوں کی روزانہ صفائی کے لئے تحفہ قیمت ایک روپیہ
ہمدرد چشم:۔ کمزوری نظر کے لئے مفید آنکھوں کیلئے تحفہ اثمد فی شیشی ایک روپیہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۴

ماہنامہ
تحریک جدید
ربوہ
اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھائیں
سالانہ چندہ صرف ۲ روپے
(مینیجر)

ضروری اعلان

الفضل کے ایجنٹ صاحبان
اپنے بلوں کی رقوم بذریعہ بنک ڈرافٹ بھجواتے ہیں وہ از راہ کرم آئندہ اپنے ڈرافٹ آسٹریلیشیا بنک لمیٹڈ چنیوٹ کے ذریعہ بھجوایا کریں کسی اور بنک کے ذریعہ ڈرافٹ نہ بھجوائیں،
(مینیجر الفضل)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۱۵ روپے ○ نورنظر اولاد نرینہ کیلئے کورس ۲۵ روپے ○ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۸

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۸ ر دسمبر تا ۱۴ ر دسمبر ۱۹۶۷ء

۱۔ گزشتہ ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ۔

۲۔ گزشتہ ہفتہ کے دوران بعض دنوں میں حضور نماز فجر کے بعد مجلس عرفان میں تشریف فرما رہ کر احباب کو زریں ارشادات سے نوازتے رہے۔ ان مجالس میں حضور نے قرآن مجید کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈال کر احباب کو قرآنی علوم و معارف سے بہرہ ور ہونے اور اس کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہونے کی طرف توجہ دلائی۔

۳ مورخہ ۸ ر دسمبر کو حضور نے مسجد مبارک میں تشریف لا کر نماز جمعہ پڑھائی۔ اور رمضان کی بعض مخصوص برکات پر روشنی ڈالی۔ نیز اہل ربوہ کو جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے احباب کے لئے اپنے مکان یا ان کے بعض حصے پیش کرنے کی تحریک فرمائی۔ حضور کے خطبہ کا مکمل متن الفضل کے اسی شمارہ میں ہدیۂ قارئین کیا گیا ہے۔

۴۔ مورخہ ۱۳ ر دسمبر کو حضور ایدہ اللہ مسجد اقصےٰ کی تعمیر کے کام کا معائنہ کرنے کی غرض سے وہاں تشریف لے گئے۔ حضور گیارہ بجے سے بارہ بجے دوپہر تک زیر تعمیر مسجد کا معائنہ فرماتے رہے۔ اس موقع پر محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن جو مسجد اقصےٰ کی تعمیر کمیٹی کے بھی سیکرٹری ہیں حضور کے ہمراہ تھے۔

۵ یکم رمضان المبارک سے نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام مسجد مبارک میں بعد عصر قرآن مجید کے خصوصی درس کا سلسلہ جاری ہے۔ ۴ ر دسمبر سے ۸ ر دسمبر تک (مطابق یکم تا ۵ ر رمضان) محترم مولانا غلام احمد صاحب فاضل بدوملہی نے سورہ فاتحہ سے سورۃ الانعام تک درس دیا۔ ۹ ر دسمبر سے ۱۳ ر دسمبر تک (مطابق ۶ ر تا ۱۰ ر رمضان) محترم مولانا ابو العطاء صاحب درس دیتے رہے آپ نے سورہ مائدہ سے سورہ توبہ تک درس مکمل کیا۔ اب ۱۴ ر دسمبر مطابق ۱۱ ر رمضان سے محترم مولانا محمد صادق صاحب سماٹری درس دے رہے ہیں۔ آپ کا درس ۱۸ ر دسمبر مطابق ۱۵ ر رمضان تک جاری رہے گا۔ اور آپ سورہ یونس سے سورہ مریم تک درس دیں گے۔ درس کا یہ سلسلہ ۲۹ ر رمضان تک جاری رہے گا تا آنکہ قرآن مجید کا ایک دور مکمل ہو جائے۔ درس روزانہ نماز ظہر کے بعد شروع ہو کر نماز عصر سے قبل تک جاری رہتا ہے۔

اسی طرح مسجد مبارک اور محلہ جات کی متعدد مساجد میں یکم رمضان المبارک سے نماز تراویح باقاعدگی سے ادا کی جا رہی ہے مسجد مبارک میں مکرم حافظ محمد صدیق صاحب اور مسجد ناصر (غلہ منڈی ربوہ) میں مکرم حافظ قاری محمد عاشق صاحب نماز تراویح میں قرآن مجید سنا رہے ہیں۔ مسجد مبارک میں نماز تراویح رات کے آخری حصہ میں پونے چار بجے شروع ہوتی ہے۔ نیز مسجد ناصر اور محلہ جات کی متعدد دیگر مساجد میں نماز تراویح نماز عشاء کے معاً بعد ادا کی جاتی ہے۔

۶۔ یہ خبر جماعت میں مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترم نواب زادہ مصطفیٰ احمد خان صاحب اور ان کی بیگم صاحبزادی امۃ المجیب صاحبہ کو ۲۸ ر نومبر ۱۹۶۷ء کو بیٹی بچی عطا فرمائی ہے۔ مولودہ حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی پوتی نیز محترم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نواسی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نو مولودہ کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے۔ دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

۷ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے سپین کے مبلغ مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر کو مورخہ ۵ ر نومبر بروز اتوار ایک اور بچی عطا فرمائی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام امۃ الکریم رکھا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو صالحہ اور خادم دین بنائے اور صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔

فدیۃ الصیام کی رقوم نظارت خدمت درویشان میں بھجوائی جائیں

علمائے سلسلہ کی طرف سے روزنامہ الفضل کی گزشتہ متعدد اشاعتوں میں رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت اور اس سے متعلق ضروری احکامات اور شرائط بیان ہو چکے ہیں نیز فدیہ کے بارے میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مذہب اور آپ کا عمل بھی بالوضاحت بیان ہو چکا ہے۔

پس ایسے اصحاب جو شیخ فانی ہونے کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے انہیں چاہیئے کہ وہ فدیہ ادا کریں۔ اور وہ احباب جو معمول مرض میں مبتلا ہیں یا سفر پر ہیں انہیں اجازت ہے کہ وہ اور دنوں میں روزہ رکھ لیں لیکن ان میں سے وہ لوگ جن کو آسودگی حاصل ہو۔ اور وہ ایک شخص کو کھانا کھلا سکتے ہوں انہیں چاہیئے کہ ایک مسکین کو کھانا بطور فدیہ رمضان دے دیا کریں اور یہ فدیہ بصورت نقدی بھی دیا جا سکتا ہے۔

نظارت خدمت درویشان سالہا سال سے فدیہ کی رقوم مستحقین تک پہنچانے کی خدمت سرانجام دے رہی ہے لہذا ایسے بھائی اور بہنیں جنہوں نے فدیہ رمضان ادا کرنا ہے وہ براہ مہربانی یہ رقوم ناظر خدمت درویشاں کے نام پر جلد تر بھجوانے کا انتظام فرمائیں تاکہ یہ رقوم اسی مہینہ کے اندر مستحقین تک پہنچائی جا سکیں۔

(ناظر خدمت درویشاں)

۲۹ ر رمضان المبارک کی روائتی دعائیہ فہرست

امسال ۲۹ ر رمضان المبارک کی دعائیہ تقریب یکم جنوری ۱۹۶۸ء کو ہوگی ان شاء اللہ العزیز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں تحریک جدید کی روائتی دعائیہ فہرست ان شاء اللہ پیش کی جائے گی جملہ مخلصین سے درخواست ہے کہ مذکورہ تاریخ سے پہلے اپنے وعدہ تحریک جدید کے کلی طور پر سبکدوش ہونے کی سعی بلیغ فرمائیں۔ مقامی عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ ایسی اطلاعات دفتر ہذا میں بروقت پہنچانے کا خاص خیال رکھیں تاکہ کسی مجاہد کو شکایت کا موقع پیدا نہ ہو۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

حمائل انگلش
یعنی
قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ
نیا ایڈیشن
ملنے کا پتہ
اورنٹیل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ